REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ ۵ اخاء ۱۳۳۹ ہش ۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء نمبر ۲۲۹

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۴ اکتوبر بوقت ½ ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ایوب نہرو ملاقات کے فیصلوں پر عمل درآمد کا آغاز

بھارت کو قدرتی گیس سپلائی کرنے کے سوال پر نومبر کے آخر میں غور کیا جائیگا

نئی دہلی ۴ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خاں اور پنڈت نہرو کی حالیہ ملاقات میں جو فیصلے کئے گئے تھے "ٹائمز آف انڈیا" کی اطلاع کے مطابق ان پر عمل درآمد کرنے کی ابتدا ہو چکی ہے۔ بھارتی وزیر بحالیات پاکستان کے وزیر بحالیات سے منقولہ جائیداد کے قانون کے تحت قائم شدہ اعلیٰ سطح کی عمل درآمد کمیٹی کے مجوزہ اجلاس کے سلسلہ میں خط و کتابت کر رہے ہیں۔ بھارت کی طرف سے تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ یہ اجلاس دہلی میں منعقد ہو۔

توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس نومبر کے آخر میں منعقد ہوگی۔ جس میں بھارت کے لئے پاکستان کی قدرتی گیس کی فراہمی کے معاملہ پر غور کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں جن امور کا تصفیہ کیا جائے گا۔ ان میں قیمت مقدار۔ کس مقام سے بھارت کو سوئی گیس فراہم کی جائے گی۔ پائپ لائن کی تعمیر اور اس کی حفاظت اور معاہدے کی مدت کیا ہوگی؟ شامل ہیں۔

اس جگہ اس امر کا اظہار بے جا نہ ہوگا۔ کہ پاکستان میں گیس کے بیش بہا ذخیرے موجود ہیں۔ موجودہ اندازے کے مطابق ۵۳ کھرب ۴۰ ارب مکعب فٹ گیس سوئی میں۔ ۲۸ کھرب مکعب ماڑی میں اور ۲۵ کھرب مکعب فٹ گیس اُچ میں موجود ہے۔ یہ ذخیرے مجموعی طور پر ۴۰ کروڑ ٹن تیل کے برابر ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۴ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل مورخہ ۳ اکتوبر بروز دوشنبہ لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ تین چار روز تک دوبارہ لاہور تشریف لے جائیں گے۔ کیونکہ وہاں حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کا ایکسرے ہونے والا ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت

ربوہ ۴ اکتوبر۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کو بخار ابھی تک ہے۔ گلے میں چھالوں کی تکلیف بدستور ہے اور سینہ میں درد پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ احباب جماعت صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی علالت

— از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب —

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت گزشتہ کچھ روز سے بہت ناساز ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

اُم مظفر احمد کی صحت کے متعلق تازہ رپورٹ

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو ام مظفر احمد کی بیماری اور رفتارِ صحت کے متعلق اطلاع ملتی رہی ہے اور مخلصین جماعت ان کے لئے بڑے التزام سے دعائیں فرماتے رہے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء اب ان کی موجودہ حالت یہ ہے کہ چونکہ ہڈی (جو کچھ عرصہ ہوا اپنی اصل جگہ سے کسی قدر ہل گئی تھی) کی آخری صورت آئندہ ایکسرے سے پہلے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ڈاکٹر صاحبان نے انہیں احتیاطاً ایک آہنی پلنگ پر سیدھا لٹایا ہوا ہے۔ اور حرکت بند کی ہوئی ہے (اور وہ خود بھی حرکت نہیں کر سکتیں، کیونکہ ٹوٹی ہوئی ٹانگ میں حرکت ابھی تک درد کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے وہ اس حالت میں بعض اوقات اپنی بے بسی کی وجہ سے بہت بے چین ہو جاتی ہیں۔ جس میں ان کی سابقہ طویل بیماری نے اضافہ کر دیا ہے۔ آئندہ ایکسرے غالباً ۱۴-۱۵ دن کے بعد ہوگا۔ احباب کرام انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ عام صحت خدا کے فضل سے کسی قدر بہتر ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد از لاہور ½ ۱

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ملفوظات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

روحانی علوم کی روشنی میں اپنے اندر خاص قابلیت اور اعلیٰ جوہر پیدا کرنے کی کوشش کرو

تا اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بن سکو

فرمودہ ۱۲ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے

کہ جب بھی اسکے انبیاء دنیا میں آتے ہیں تو بالعموم لوگ ان پر بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی وجہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہ انکار کریں اور کوئی بات ایسی نہیں ہوتی جو کہ فطرت کے خلاف ہو یا دنیوی مصالح کے خلاف ہو بلکہ ان کی تمام باتیں فطرت کے عین مطابق ہوتی ہیں مگر باوجود اس کے کہ نبی ان لوگوں کی بھلائی کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مخالفت کرتے اور گالیاں دیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر لوگوں کو کیا کہتے تھے۔ یہی کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور یتیموں اور بیواؤں کے مال مت لوٹو عورتوں کے حقوق ادا کرو اور لوگوں پر ظلم نہ کرو مگر باوجود اس کے کہ وہ یتیموں کے فائدہ کی باتیں کہتے تھے یتیموں نے بھی آپ کی حمایت نہ کی۔ اور باوجود اس کے کہ آپ عورتوں کو حقوق دلاتے تھے عورتوں نے بھی آپ کی تائید نہ کی اور باوجود اس کے کہ آپ مظلوموں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دیتے تھے مظلوموں نے بھی آپ کی جماعت میں شمولیت اختیار نہ کی بلکہ ظالم و مظلوم تمام کے تمام مخالف ہو گئے اور آپ پر ایسے مظالم توڑے کہ ان کی کوئی حد ہی نہ رہی غرض وہ تمام گروہ جن کے حق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اٹھائی اور ان کے حقوق کی حفاظت کی اور ان کو لوگوں کے مظالم سے بچانے کی کوشش کی وہ سب زمرۂ اعداء میں شامل ہو گئے پھر آپ نے

عجمی لوگوں کے حق میں آواز

اٹھائی اور فرمایا کہ ایک عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اس پر چاہئے تھا کہ عجمی آپ کے پاس دوڑتے ہوئے آتے کہ ہمارا ایک بہت بڑا خیر خواہ پیدا ہو گیا ہے وہ بھی آپ کے مخالف ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے جتنے نبی گزرے ہیں وہ سب راستباز تھے یہودیوں اور عیسائیوں کو چاہئے تھا کہ وہ دوڑ کر آپ کی طرف آتے کیونکہ ان کے نبیوں کی تعظیم قائم ہوئی تھی لیکن یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی مخالفت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اور جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ان کی تعداد بہت کم تھی لیکن اس مٹھی بھر جماعت سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو فتح کرنے کا کام لیا اور ان کو اس قدر جوش اور اخلاص عطا کیا۔ کہ وہ ہر ایک روک کو توڑ کر آگے نکل گئے اور دنیا کی مخالفت ان کی قربانیوں کے سامنے خس و خاشاک کی طرح بہتی ہوئی چلی گئی

غزوات میں مسلمانوں کی تعداد

بہت تھوڑی ہوتی تھی ان کے مقابلہ میں دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہوتی تھی اور پھر دشمن پوری طرح ہتھیاروں سے مسلح ہوتا تھا مگر ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر میدان میں فتح دی اور دشمن کو تباہی اور بربادی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار تھی گویا اسلامی فوج پورا ایک ڈویژن بھی نہ تھی۔ اور ان کے مقابل پر کسریٰ کی فوج ۳۰ ڈویژن تھی۔ اس کے علاوہ بھی تمام مواقع پر آپ کو اکثریت سے مقابلہ کرنا پڑا پھر

وہ کونسی چیز تھی

جو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہر میدان میں غالب کرتی چلی جاتی تھی۔ وہ ذاتی جوہر اور ذاتی قابلیت تھی کیونکہ ان کے اخلاص اور جوش کی وجہ سے ان کی طاقت بڑھ گئی تھی۔ مشہور ہے کہ ایک دفعہ چوہوں نے کانفرنس کی کہ بلی آتی ہے۔ اور ہم میں سے دو چار کو ہر روز اٹھا کر لے جاتی ہے۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم میں افتراق اور اختلاف ہے اگر ہم اکٹھے ہو جائیں تو بلی کی کیا مجال ہے کہ وہ ہم پر حملہ کر سکے۔ چنانچہ کچھ ہوشیلے چوہے کھڑے ہوئے اور انہوں نے تقریریں کرنی شروع کیں۔ کہ یہ قربانی کا وقت ہے۔ اگر ہم ایک دفعہ قربانی کر کے بلی پر اپنا رعب قائم کر دیں تو پھر وہ ہم سے ڈرنے لگے گی۔ چنانچہ یہ سکیم بنائی گئی کہ چار پانچ سو چوہے جمع ہوں۔ اور جب بلی آئے تو اس پر ایسے طریق سے حملہ کیا جائے کہ وہ گھبرا جائے۔ بعض نے کہا ہم دایاں کان پکڑ لیں گے بعض نے کہا

ہم بایاں کان پکڑ لیں گے بعض نے کہا ہم دُم پکڑ لیں گے۔ بعض نے کہا ہم پیٹھ پر چڑھ جائیں گے۔ بعض نے کہا ہم آنکھوں پر جھپٹا ماریں گے جب وہ یہ

تمام سکیم بنا چکے

تو ایک بڈھے چوہے نے کہا۔ باقی تمام چیزوں پر حملہ کرنے اور اسے پکڑنے کا انتظام تو کر لیا گیا ہے۔ لیکن اس کی میاؤں کو کون پکڑے گا۔ بڈھا چوہا اپنی بات بیان ہی کر رہا تھا کہ یکدم بلی آ گئی اور تمام چوہے کودتے اور چھلانگیں مارتے ہوئے غائب ہو گئے اسی طرح

روحانی طاقت ایک ایسی طاقت ہے

کہ جس کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کوئی قوم مرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے مار نہیں سکتی اس کی وجہ یہ ہے کہ ظلم و تعدی کی بھی ایک حد ہوتی ہے ایک جگہ پہنچ کر خود ظالم لوگوں کے نفس اس بات کو محسوس کر لیتے ہیں کہ ہم ظلم کر رہے ہیں اور ان کے نفس انہیں ملامت کرنے لگتے ہیں اور جس قوم پر ظلم ہوتا ہے اس میں پہلے کی نسبت زیادہ بیداری پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنی قابلیتوں کو اور اپنے جوہر کو اور زیادہ تیز کرتی ہے۔ پس وہ تمام قومیں جو مرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ اُن کو دنیا کی کوئی قوم مار نہیں سکتی اور

جو قومیں موت سے ڈرتی ہیں

وہ تباہ ہو جاتی ہیں اور ان کا موت سے بھاگنا اُن کو موت کے اور بھی قریب کر دیتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ظلم کے موقع پر بھاگنا زیادہ تعصب اور کینہ پیدا کرتا ہے لیکن اگر خاموشی سے اس ظلم کو برداشت کر لیا جائے تو ظالم خود ہی شرمندہ اور پشیمان ہو جاتا ہے بعض دفعہ جب استاد لڑکوں کو سزا دینے لگتے ہیں تو اگر لڑکا سامنے سے بھاگ جائے تو استاد کو اور بھی زیادہ غصہ آتا ہے لیکن اگر لڑکا سامنے خاموش کھڑا ہو جائے تو اس کا غصہ فرو ہو جاتا ہے پس جس قوم کا یہ عزم ہو کہ ہم مر جائیں گے لیکن پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اس قوم کا یہ استقلال اس کی کامیابی کا باعث بنتا ہے اور سخت سے سخت دشمن بھی ایسی قوم کے متعلق یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اب اس قوم کو مارا نہیں جا سکتا۔ پس تھوڑے اور زیادہ ہونے کا کوئی سوال نہیں

اصل چیز ہمت اور استقلال ہے

اور یہ ہمت اور استقلال نبی کی صحبت کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس صحبت کے نتیجہ میں ایک ایسا جوہر پیدا ہوتا ہے جو مومنوں کی ہر تکلیف کو راحت اور ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔ پس اصل چیز جو کام کرنے والی ہے وہ ذاتی قابلیت اور جوہر ہے جو انبیاء اپنے ماننے والوں میں پیدا کرتے ہیں۔ ہماری عبادتیں اور ہماری قربانیاں سب اس جوہر کو پیدا کرنے کے لئے ہیں ورنہ نماز سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے اور روزہ سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے۔ اور حج سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے۔ اور قومی تنظیم سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے۔

شریعت کے جتنے احکام ہیں

وہ سب ہمارے فائدہ کے لئے ہیں۔ چنانچہ جو قربانی ہم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها۔

کہ جو کوئی ایک نیکی کرے گا ہم اس نیکی کا اسے دس گنا بدلہ دیں گے جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ پر کیا احسان کرتے ہیں۔ ہم تو اپنی ہی ضروریات کا ذکر اس کے سامنے کرتے ہیں۔ کہ ہمارا بیٹا اچھا کر دے اور ہماری بیوی کو شفا دے۔ اور ہمیں مقدمہ میں فتح دے

یا ہمیں ظالم کے ظلم سے نجات دے۔ اگر کوئی قومی اصلاح کرتے ہیں۔ تو اس سے خدا تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے۔ ہماری قوم کو ہی فائدہ پہنچتا ہے پس

ظاہری عبادات کی اصل غرض

یہی ہے کہ ہم اپنے اندر قابلیت اور جوہر پیدا کریں۔ اسی چیز کو پیدا کرنے کے لئے عبادات رکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس جوہر اور قابلیت کو پیدا کرنے کے سب دروازے کھولے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت کم اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہاں جو لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ تھوڑے ہو کر بہت بڑا روحانی انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ عربوں میں کوئی تعلیم نہ تھی۔ بلکہ ان میں لکھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ اور کوئی فن انہیں نہیں آتا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وہ کہاں سے کہاں جا پہونچے۔ کوئی علم ایسا نہیں جسے انہوں نے کمال تک نہیں پہنچایا۔ تمام موجودہ علوم خصوصاً سائنس کے مسائل کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی ہے۔ الکحل وغیرہ کے متعلق بھی یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ اس کے علاوہ گندم اور کپاس کو بھی مسلمانوں نے بہت ترقی دی۔ اور اب ہمارے لئے بھی خاص مواقع ہیں۔ ہماری جماعت کو ان علوم سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنے

روحانی علوم کے دروازے

کھولنے چاہئیں تاکہ ظاہر کے ساتھ باطن مل جائے۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائے تو انسان بڑی بڑی مشکلات پر غالب آسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے دینی اور دنیوی نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور یہی وہ اصل روحانی مقام ہے جس کے لئے انسان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو ایمان کامل نہیں ہوتا۔

احمدیت کا پودا اب اس لئے لگایا گیا ہے۔ کہ اس سے اچھے اچھے پھل پیدا ہوں حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اچھا پھل ثابت ہوں۔ تا دنیا ان کو دیکھ کر یہ سمجھنے لگے۔ کہ واقعہ میں یہ لوگ اس شخص کے پیرو ہیں۔ جو اس دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور یہ تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ ظاہر و باطن ایک نہ ہو جائے۔ جب ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔ تو انسان اس بات سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ کہ دنیا کے لوگ اس سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ اور اسے رزق کہاں سے ملے گا۔

ہم نے خود تجربہ کیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ایسے رستوں سے انسان کی مدد فرماتا ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ ہم نے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔ کہ جب بھی ان کو کوئی ضرورت پیش آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت کو پورا کر دیتا تھا۔ اور غیب سے ان کے لئے سامان مہیا کر دیتا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ خوابوں اور الہاموں کے ذریعہ ایسے انسانوں کی مدد کے لئے دوسروں کو تحریک کرتا ہے۔ اور فرشتے محرک بن کر اس کی ضروریات کو پورا کرا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرماتا ہے

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ہزاروں مثالیں دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ہمارا وعدہ سچا تھا۔ پس جب تک ہمارا ظاہر و باطن ایک نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ہماری نمازیں ہمارے روزے اور ہمارا حج اور زکوٰۃ ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ایک اچھا پھل ثابت کرے اور روحانی علوم کی روشنی میں اپنے اندر قابلیت اور اعلےٰ جوہر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کی وارث ہو۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مسجد ہالینڈ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

حضور کی حیات طیبہ پر مسلم اور غیر مسلم اصحاب کی تقاریر

از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مورخہ ۲۴ ستمبر۔ بروز اتوار شام کے آٹھ بجے مسجد ہالینڈ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری بفضلہ تعالیٰ خاصی تھی اس موقعہ پر جماعت ہالینڈ کی طرف سے چار تقاریر پر مشتمل ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا گیا۔ تا لوگوں کو اس عظیم المرتبہ ہستی سے متعارف کرایا جائے۔ کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک

پروگرام میں مکرم انچارج صاحب مشن کے علاوہ پرانے اسلام دوست اور مشہور فلاسفر پروفیسر ڈاکٹر وانیگ اور جماعت کے تین اور ممبران نے حصہ لیا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ خاکسار نے قرآن پاک میں سے ان چیدہ چیدہ آیات کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات برکات کے ساتھ خاص طور پر متعلق تھیں۔ اور اس کے بعد ان آیات کا ترجمہ ڈچ زبان میں حاضرین کو سنایا۔

مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن نے تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت قرآنی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ پڑھنے کے بعد درود شریف اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اور بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی پر نہائت مؤثر طریق پر روشنی ڈالی۔ متعدد واقعات پیش کرتے ہوئے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق صلہ رحمی۔ اپنوں اور بیگانوں سے سلوک وغیرہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش واقعی بنی نوع انسان کے لئے رحمت اور محبت کا پیغام تھا۔

آپ کی تقریر کے بعد پروفیسر ڈاکٹر وی یونگ نے اپنے خیالات پیش فرمائے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تاریخی لحاظ سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حیرت کا مقام ہے کہ اس ہستی کے متعلق جس کی ایک ایک حرکت کا ریکارڈ ہمیں کتب میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ یورپ کے پڑھے لکھے طبقہ میں بھی بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا کہ یہاں کہا جاتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے نعوذ باللہ اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلایا۔ حالانکہ قرآن پاک باواز بلند کہتا ہے لا اکراہ فی الدین کہ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ نیز آپ نے مسئلہ تعدد ازدواج پر بھی مفصل بحث کی اور حاضرین کو اس کی حکمت سے آگاہ کیا۔

آخر میں آپ نے ہالینڈ مشن کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ اسلام پر مطالعہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کا تیار کردہ لٹریچر بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ لہذا متلاشیان حق کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

بعد ازاں جماعت کے ایک مخلص ممبر عبد الرحمٰن سٹین ہاور صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے بڑے اختصار کے ساتھ مگر بڑے پُراثر رنگ میں آدھ گھنٹہ تک سیدنا و مولانا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر متعدد واقعات بیان کئے۔

آخری تقریر ہمارے ڈچ نومسلم مسٹر عبد الرشید صاحب کی تھی۔ آپ نے احادیث میں بیان کردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے حلیہ مبارک کو دلکش پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے نہائت محبت اور عقیدت کے جذبات کا اظہار کیا۔ اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم کے اثر و نفوذ پر روشنی ڈالی۔

تقاریر کے اختتام پر حاضرین جلسہ کو استفسارات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ کچھ دیر جاری رہا۔ آخر رات کے گیارہ بجے کے قریب یہ بابرکت مجلس برخاست ہوئی۔

جلسہ کی جملہ کارروائی کی رپورٹ یہاں کے پریس میں شائع ہوئی اور ملک میں دور دور تک پہونچی۔ احباب کرام ہالینڈ مشن کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو جلد از جلد حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم خلیق اختر عرصہ چار ماہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے متواتر بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیزم کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

والدہ خلیق اختر دار الصدر غربی ربوہ

میری والدہ صاحبہ کا انتقال

انا للہ وانا الیہ راجعون

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

ماں کی محبت

ماں اور اولاد کا رشتۂ محبت قدرتی اور فطری رشتہ ہے جو کسی حال میں قطع نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ ایک کی تکلیف دوسرے کو بے قرار اور بے چین کر دیتی ہے۔ خصوصاً ماں کی محبت تو بطور ضرب المثل مشہور ہے۔ والدین کا وجود ایک نعمت عظمےٰ ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو جہاں اپنی عبادت کا حکم دیا اور شرک سے منع کیا ہے اس کے ساتھ ہی وبالوالدین احسانا کی وصیت فرمائی ہے۔ کہ میرے بندوں کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا چاہئیے۔ اللہ تعالےٰ کے بعد وہی ہیں جو ان کے اس دنیا میں ظہور کا موجب ہوتے ہیں اور بحیثیت والدین ان کا بھی کوئی شریک نہیں ہوتا۔ اس لئے جب ان میں کوئی ایک خدا کو پیارا ہو جاتا ہے تو اس سے ان کی اولاد کو طبعی طور پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔

حضرت والدہ صاحبہ کا انتقال

اخبار الفضل مؤرخہ ۲۱ ستمبر میں قارئین کرام میری والدہ ماجدہ کے انتقال کی خبر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ میں اس مختصر مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا موتاکم بالخیر کی تعمیل میں مرحومہ کے متعلق چند باتیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کھاگووال تحصیل بٹالہ میں پیدا ہوئیں آپ کے والد ماجد یعنی ہمارے نانا جان کا نام ماسٹر کرم بخش صاحب تھا اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں بحکم الٰہی بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو میرے والد صاحب مرحوم نے مع اپنے دونوں بھائیوں کے فوراً بلا تاخیر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اسی طرح والدہ صاحبہ نے بھی ابتدائی ایام میں بیعت کر لی۔ اور اس وقت سے لے کر آخر دم تک نہایت اخلاص اور وفاداری سے عہد بیعت کو نبھایا۔

آپ کی تعلیم

انیسویں صدی میں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا اور خصوصاً دیہات میں۔ تاہم والدہ صاحبہ نے اپنے والد صاحب کے گھر میں اتنی تعلیم پائی تھی کہ قرآن مجید بخوبی پڑھ لیتی تھیں۔ اور میں نے اپنے بچپن سے انہیں ہمیشہ صبح کے وقت روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے دیکھا اسی طرح باقاعدہ نماز پڑھتے دیکھا۔ ایک دفعہ ابا اور چچی صاحبہ اور ہماری پھوپھی

مائی کاکو صاحبہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئیں اور نماز کے متعلق دریافت کیا۔ کہا کہ چھوٹے بچے کپڑوں پر بعض وقت پیشاب کر دیتے ہیں اور کپڑے صاف نہیں ہوتے۔ یا گھر کے کام میں مصروف ہوتی ہیں تو کیا ہم نماز چھوڑ دیا کریں اور پھر قضا کیا کریں۔ تو حضور نے تاکیداً فرمایا کہ نماز نہیں چھوڑنی چاہئیے جس طرح بھی ہو سکے پڑھ لینی چاہئیے۔ اور مغرب کی نماز کے متعلق خاص طور پر فرمایا کہ وقت پر پڑھا کریں۔ کیونکہ اس وقت دن کے فرشتے اور رات کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت پر انہوں نے آخری دم تک عمل کیا۔

سلسلہ سے اخلاص

۱۹۲۵ء میں جب مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے علاقہ شام میں جانے کے لئے ارشاد فرمایا اور میں نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ سے ذکر کیا کہ حضرت صاحب مجھے شام بھیجنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے سن کر پنجابی میں جواب دیا:

"جو میاں صاحب کہندے نے اوہی کرو"

یعنی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں اسی کے مطابق کرو"

آپ کے اس جواب سے میرے دل کو خاص اطمینان حاصل ہوا یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ سلسلہ کے کاموں کے سر انجام دینے میں مجھے اپنے والدین کی طرف سے کبھی روک نہ ہوئی۔

میرے بڑے بھائی کی وفات کا حادثہ

میں کبابیر فلسطین میں مقیم تھا۔ جب مجھے اپنے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب مرحوم کی وفات کا تار قادیان سے موصول ہوا۔ یہ حادثہ والدہ صاحبہ کے لئے ایک غیر معمولی حادثہ تھا۔ کیونکہ ہم دو ہی بھائی تھے۔ بھائی صاحب وفات پا گئے اور میں فلسطین میں تھا اور اس سے دو سال پہلے مجھ پر شام میں قاتلانہ حملہ بھی ہو چکا تھا لیکن والدہ مرحومہ مغفورہ نے اس وقت بھی صبر اور تحمل و برداشت کا قابل فخر نمونہ دکھایا۔ اور جب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجھے واپس نہ بلوایا آپ نے صبر سے اپنے بیٹوں کی جدائی کو برداشت کیا۔

والد صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کا حادثہ

جب میں لنڈن میں مقیم تھا تو اس وقت والد صاحب مرحوم و مغفور کی اچانک وفات کا حادثہ پیش آیا۔ اس وقت بھی والدہ صاحبہ نے نہایت اعلےٰ درجہ صبر کا نمونہ دکھایا۔ جس کی وجہ سے میں اطمینان قلبی سے والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد چار سال تک فریضۂ تبلیغ بجا لاتا رہا اور جب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے واپسی کا ارشاد نہ فرمایا۔ میں لنڈن میں مقیم رہا۔ ایسے حادثات میں والدہ صاحبہ مرحومہ کا صبر و استقلال آپ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اخلاص و عقیدت کی بین دلیل ہے۔

میرا سفر کوئٹہ

اس دفعہ شدت گرمی کی وجہ سے اور عزیز مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی اس اطلاع پر کہ مکان کا انتظام ہو گیا ہے آپ مع فیملی فوراً آ جائیں۔ میں دو ماہ کے لئے کوئٹہ چلا گیا۔ والدہ صاحبہ چونکہ اتنے لمبے سفر کی تکلیف برداشت نہ کر سکتی تھیں اس لئے انہیں ساتھ نہ لے جا سکا۔ لیکن کوئٹہ میں بعض وقت مجھے یہ خیال آتا رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ والدہ صاحبہ اس عرصہ میں بیمار ہو جائیں اور جب کوئٹہ سے دو ماہ قیام کے بعد بہاولپور پہنچا اور بعض جگہوں میں بھی گیا۔ تو اس وقت مجھے یہ خیال شاق گذرتا تھا کہ اگر والدہ صاحبہ ان ایام میں بیمار ہو گئیں اور کوئی حادثہ ہوا تو یہاں دیہات میں تار بھی بر وقت نہ مل سکے گی۔ اور میں نے وہیں ایک چک میں خواب دیکھا کہ ہمارے رشتہ داروں میں سے کوئی عورت وفات پا گئی ہے۔ جس سے مجھے بہت تشویش ہوئی۔ جب میں نیم بیداری کی حالت میں تھا تو مجھے والدہ صاحبہ کی شکل دکھائی گئی (جو بالکل ویسی تھی جو میں نے آپ کی وفات کے وقت دیکھی) اس سے مجھے اور فکر دامنگیر ہوئی۔ اس کے بعد مجھے جلدی لاہور پہنچنا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر والدہ صاحبہ بیمار ہوئیں تو لاہور میں عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین شمس کو ضرور علم ہوگا۔ مگر لاہور میں کسی نے اس قسم کا ذکر نہ کیا جس سے میں سمجھا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خیریت ہے۔ جب میں ربوہ پہنچا اور والدہ صاحبہ ہمارے عرصہ قیام کوئٹہ میں ہمشیرہ صاحبہ کے پاس احمد نگر میں تھیں۔ اس لئے اتوار کے روز جب میں اور میری اہلیہ صاحبہ بعد نماز عصر احمد نگر گئے تو دیکھا کہ آپ بیمار ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ رات درد گردہ ہوئی تھی اور بخار بھی ہو گیا تھا۔ مگر اس وقت بخار نہیں تھا اور درد گردہ کا بھی افاقہ تھا۔ لیکن بے چینی تھی۔ میں نے چند دانے انگوروں کے کھلائے اور لیموں کی سکنجبین کی ایک پیالی بھی پلائی۔ اور یہ پوچھنے پر کہ کیا حال ہے تو آپ نے جواب دیا کہ اللہ کا فضل ہے۔ جب شام ہو گئی تو ہم نے

واپس ربوہ آنے کی اجازت لی اور کہہ آئے کہ صبح ہمیں رات کی حالت سے اطلاع دیں۔ مگر اطلاع ہمیں ساڑھے نو بجے کے قریب پہنچی۔ میں نے مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے مشورہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ انہیں ہسپتال میں لے آئیں۔ اور اپنی ماٹیکو ساتھ دے کر فرمایا کہ اس میں سوار کرا کے لے آئیں۔ جب ہم احمد نگر پہنچے اور گھر گئے تو چند منٹ کے بعد نزع کی حالت شروع ہو گئی۔ اور میں نے سورہ یٰسین سنانی شروع کی اور جب ختم کی تو آپ کی روح قفس عنصری سے اپنے خالق و مالک خدا کی طرف پرواز کر چکی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آخر دم تک سانس حسب معمول آتا رہا۔ چند منٹ پہلے پانی کا ایک چمچہ منہ میں ڈالا تو آپ نے پی لیا۔ پھر تین بجے کے قریب آپ کا جنازہ ربوہ میں لایا گیا اور بعد از نماز مغرب نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ربوہ کے مختلف محلوں کے دوست شامل ہوئے جس کی تفصیل قارئین کرام الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

خاص صحابہ کے قطعہ میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابہؓ کے قطعہ میں جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب دردؓ اور ان کی والدہ صاحبہؓ مدفون ہیں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے روضہ مبارک کے احاطہ کے بالکل قریب حضرت والدہ صاحبہ کو دفن کیا گیا۔ اللّٰھم نوّر مرقدھا واجعل مثواھا فردوس الجنان واسکب علیھا شآبیب الرحمۃ والغفران

آپ کی عمر

باوجودیکہ آپ کی عمر نوے اور سو سال کے درمیان تھی مگر آپ چل پھر لیتے تھے۔ چنانچہ وفات سے پہلے جمعہ کی نماز آپ نے مسجد احمد نگر میں ادا کی۔ پھر ہفتہ کے روز لجنہ کی میٹنگ میں شمولیت کی اور اتوار کو آپ بیمار ہوئیں اور سوموار کو صبح گیارہ بجے آپ خدا کو پیاری ہو گئیں۔

آپ کی ایک خصوصیت

احادیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے سہیل بن بیضا کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تھا۔ اسی طرح والدہ صاحبہ کے ایک بچے کی جس کا نام فیروز الدین تھا جو

(بقیہ صفحہ ۔۔)

سفرِ حج بیت اللہ شریف

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے نائب وکیل المال)

قسط ۱۰

(سابقہ قسط کیلئے الفضل مورخہ ۲۸/۹/۶۰ ملاحظہ فرمائیے۔)

تیسری منزل مزدلفہ

مزدلفہ میں ہمارا ورود نصف شب کے قریب ہوا تھا۔ اور فجر تک یہاں قیام کرنا تھا اس لئے اس میدان کا پورا جائزہ لینا ممکن نہ تھا۔ یوم عرفہ ۱۲۷ درجہ کی گرمی میں سامان حافظت کے بغیر گزرا تھا۔ اور پھر لاری میں پانچ گھنٹہ تک مسلسل عرق ریزی اور حبس کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کے نتیجہ میں جسم کی طاقت جواب دے چکی تھی۔ شب کی تاریکی میں ہمارے قدم زمین پر پڑے تو پاؤں لڑکھڑا گئے۔ ہم سب کا قریباً یہی حال تھا۔

تربوز کی اہمیت

ہمیں اپنی ایک غلطی کا شدید احساس ہوا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ عرب کی گرمی کا مقابلہ تربوز کھانے سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی۔ حالانکہ مکہ مکرمہ میں یہ امر ہمارے تجربہ میں آ چکا تھا۔ کہ سرزمین عرب میں تربوز کھانا بہت مفید ٹھہرتا ہے لیکن —— پھر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت رفتہ رفتہ یہ تکلیف اتنی بڑھ گئی کہ اس نے دیگر تمام تکالیف ذہن سے محو کر دیں۔ انہی بے جان ٹانگوں سے بے چینی کے عالم میں ہم ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ پھر اپنا سامان کھولا ریت اور کنکریوں پر اپنے بستر دراز کئے۔ بالآخر بڑی تکلیف کے بعد کچھ اطمینان کا سانس آیا۔ اور ماحضر کھانے سے پیٹ بھرنے کی کوشش کی۔

کنکریاں جمع کرنا

ہمیں بتلایا گیا تھا کہ مزدلفہ کے میدان سے ہی وہ کنکریاں جمع کرنا ضروری ہے جو آئندہ تین دنوں میں منیٰ پہنچ کر شیطانوں پر پھینکی جاتی تھیں۔ چنانچہ رات کی تاریکی میں ہم نے اس ریتلے میدان میں ٹٹول ٹٹول کر کنکریاں جمع کیں۔ اور روپیہ پیسہ رکھنے کے لئے جو پیٹی کمر میں بندھی ہوئی تھی اسکی پاکٹ میں ان کو محفوظ کر لیا۔ ہر شخص کے پاس کم از کم انچاس کنکریاں ضروری تھیں۔

پانی کی قلت

ہمارے پاس پانی کے تین مشکیزے تھے اور ایک تھرماس بوتل۔ دو مشکیزے تو راستہ میں ہی پھٹ چکے تھے اور ایک مشکیزہ ہم نے لاری کے صبر آزما سفر میں پی کر ختم کر ڈالا تھا۔ پانی کی ایک تھرماس بوتل تھی اور ہم پانچ پیاسے۔ بس محض اللہ تعالیٰ کے فضل کا پانی ہمارے کام آیا۔

مزدلفہ کے دیگر کوائف

ہمارے چاروں طرف آہستہ آہستہ مختلف ملکوں اور مختلف زبانوں کے حجاج نے ڈیرے ڈال لئے۔ کبھی عربی زبان کا لفظ کان میں پڑتا کبھی فارسی کا اور کبھی افریقہ کی کسی نامعلوم زبان کا۔ بعض ایک دوسرے کی تلاش میں پھر رہے تھے۔ مگر باہمی زبان کی ناواقفیت اور ماحول کی لاعلمی کے باعث ایک دوسرے کی خاطر خواہ مدد کرنے کے قابل نہ تھے۔

مزدلفہ میں ایک مینار والی مسجد مشعر الحرام کے امتیاز کے طور پر ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ عرفات سے فارغ ہونے پر مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی کرو۔ ذکر الٰہی تو اس سفر میں قریباً ہر وقت زبان پر جاری رہتا تھا البتہ رکوع و سجود کی صورت میں مغرب و عشاء کی نمازیں یہاں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اور پھر نماز فجر بھی یہاں ادا کرنے کا موقعہ ملا سارے سفر حج میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تہجد کا التزام باقاعدگی سے رہا۔ لیکن جسمانی لحاظ سے اس مقام پر ہم ایسی حالت کو پہنچ چکے تھے کہ نہ زندوں میں شمار ہو سکتے تھے نہ مردوں میں تکیہ پر سر رکھا تو مزید نقاہت غالب آ گئی۔ اور فجر کی اذان کے وقت ہی کروٹ بدلی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اپنا سامان سمیٹ کر اپنے قافلہ کی لاری میں بیٹھنا یہاں کا کام باقی رہ گیا تھا۔ مگر افسوس کہ لاری خراب ہو گئی۔

- - - - - - - - - -

اور ہم ایک اور ٹیکسی کے ذریعہ منیٰ کو روانہ ہوئے۔ اس کے ڈرائیور نے بھی منیٰ سے ایک ڈیڑھ میل باہر ہی ہمیں جواب دے دیا —— سورج خاصا ابھر چکا تھا۔ اور ہماری قوت برداشت قریباً ختم ہو چکی تھی۔ ہم پانچ دوستوں میں سے دو بیچارے معمر تھے۔ اس حالت میں جملہ سامان سمیت منیٰ کی رہائش گاہ پر پیدل پہنچنا ایک نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔ لیکن ہر گام پہ ایک غیبی ہاتھ ہماری امداد کرتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ تھکے ہارے جسم کے ساتھ سورج کے غضبناک چہرہ کے سامنے جب ہم اپنے بوجھل سامان سمیت بے یار و مددگار اپنی رہائش گاہ سے قریباً ڈیڑھ میل دور چھوڑ دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے بوڑھوں کو جوانوں کی سی ہمت اور جوانوں کو جوانمردوں کی سی طاقت عطا فرما دی۔ کسی نے سوٹ کیس اٹھا لیا اور کسی نے خورد و نوش کی ٹوکری۔ خاکسار کے حصہ میں وہ بستر بند آیا جس میں ہم چار دوستوں کے بستر یکجائی طور پر بندھے ہوئے تھے ہم ایک کوہ پیما پارٹی کی طرح سامان اٹھائے اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ منیٰ کی وادی مخلوقِ خدا کی انواع و اقسام سے گلزار بنی ہوئی تھی ہم ٹریفک اور بھیڑ بھاڑ سے بچتے بچاتے اپنے سابقہ احاطہ میں پہنچ گئے اور ایک کمرہ کا انتخاب کر لیا۔ بستر دراز کر لئے گئے۔

چوتھی منزل منیٰ میں دوسرا قیام

آج ذی الحج کی دسویں تاریخ تھی اور حسب ذیل چار اہم فرائض ہمارے پیش نظر تھے۔

(۱) سب سے پہلے جمرۃ العقبیٰ کو سات کنکریاں مارنی تھیں۔ (کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں) یہ مقام ہماری رہائش گاہ سے دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر تھا۔ اور یہ فریضہ زوال سے پہلے پہلے بجا لانا تھا۔

(۲) پھر دو میل دور قربان گاہ کے میدان میں پہنچ کر جانوروں کی قربانیاں گذارنی تھیں یا عدم استطاعت کی صورت میں دس روزے رکھنے تھے۔

(۳) حجامت بنوانا اور غسل وغیرہ کرنا تھا۔

(۴) اور پھر مکہ مکرمہ میں طواف زیارت (دوسرا طواف) بجا لا کر واپس منیٰ میں پہنچنا تھا اوّل الذکر فریضہ میں ہمیں بتایا گیا کہ معذور اور بیمار کسی دوسرے کو وکیل مقرر کر کے رمی کروا سکتا ہے چنانچہ ہمارے گروپ میں سے مکرم خورشید صاحب اور خاکسار ہی چلنے پھرنے کے لائق رہ گئے تھے۔ ہمارے بقیہ ساتھی قیام گاہ میں پہنچ کر ڈھیر ہو چکے تھے۔ اس لئے مکرم خورشید صاحب نے معذوروں کی طرف سے بھی رمی کا فریضہ ادا کیا۔

پہلے دن کی رمی

جمرۃ العقبیٰ کو جانے والی سڑکیں۔ بپھرے ہوئے دریاؤں کی طرح چل رہی تھیں۔ کبھی ہجوم کے ریلے میں ہم اپنی رفتار سے کہیں زیادہ تیز چلنے پر مجبور ہو جاتے اور کبھی یوں معلوم ہوتا کہ آگے کوئی آہنی دیوار کھینچ دی گئی ہے۔ مکرم خورشید صاحب اور خاکسار ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے جمرۃ العقبیٰ کی طرف اپنا راستہ بناتے چلے گئے حتیٰ کہ ہم ایک چوراہے پر پہنچے تو ایک دیوار میں سے ابھرا ہوا ایک ستون نظر آیا —— یہ جمرۃ العقبیٰ تھا۔ جو بڑا شیطان بھی کہلاتا تھا اور اس وقت بری طرح ہر کس و ناکس کی کنکری کا نشانہ بنا ہوا تھا۔ مسئلہ کے مطابق ستون مذکورہ کے جنوب کی طرف کھڑے ہو کر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی میں کنکری لے کر اور اللہ اکبر کے الفاظ کہہ کر ستون پر کنکری کو مارنا اور یہ عمل سات مرتبہ دہرانا تھا۔ لیکن وہاں تو "پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا" والا معاملہ تھا کوئی کسی طرح نشانہ بناتا کوئی کسی طرح۔ بدو عرب اکثر مستورات سمیت حج کرتے ہیں ان کے مرد و زن سب بڑے جوش و خروش سے رمی کر رہے تھے۔ گویا شیطان سے انتقام لینے کا وہی موقعہ انہیں میسر آیا تھا۔ ہمیں جمرۃ العقبیٰ کو اپنی کنکری کی رینج میں لینے کے لئے بڑی مشقت سے کام لینا پڑا۔ بعض لمحات ایسے بھی آئے کہ اندر کا سانس اندر اور باہر کا باہر رہ گیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق بھی عطا فرما دی اور ہم بخیل و مرام اپنی قیامگاہ پر واپس پہنچ گئے۔ اس فریضہ کے بعد مسئلہ کی رو سے تلبیہ کا ورد (ترک حج) ختم ہو جاتا ہے۔

یوم النحر

دس ذی الحج کو یوم النحر بھی کہا جاتا ہے جبکہ عام مسلمان اپنے اپنے ملک میں نماز عید کے بعد قربانی کرتے ہیں بحالیکہ حجاج کیلئے حج میں نماز عید کوئی نہیں ہوتی وہ رمی کے بعد قربانی کرتے ہیں۔ چنانچہ قربانیاں گذارنے کیلئے بھی مکرم خورشید صاحب اور خاکسار کے نام قرعہ پڑا۔ ٹریفک کا اسقدر برا حال تھا کہ ٹیکسی وغیرہ پر سوار ہونا رقم اور وقت ہر دو کے ضیاع کا موجب تھا۔ اپنے معلم کے ایک کارکن کی رہنمائی میں ہم دونو سر پہ چھتریوں کا سایہ کئے اور تھرماس بوتل میں برف کا سٹاک لئے قربان گاہ کے میدان کو پیدل چل دیئے۔ ہمارے دائیں بائیں برف اور مشروبات کی دکانیں بے شمار آتی رہیں۔ جہاں پیاسوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے۔ تمازتِ آفتاب سے ہمارا دل بھی گھٹا جا رہا تھا۔ متعدد مرتبہ متفرق مشروبات پینے پر ہم مجبور ہوئے۔ مختلف ممالک کی طرف سے خدمت خلق کے طور پر ایمبولنس کاریں ادھر ادھر پھر رہی تھیں۔ جن کے ذریعہ ہیٹ سٹروک کا مریض ہسپتال میں پہنچا دیا جاتا —— بالآخر ہم قربان گاہ بخیریت پہنچ گئے —— قربان گاہ کا میدان اس وقت ایک آتش فشاں میدان بنا ہوا تھا۔ جہاں سر چھپانے کو ایک چھوٹا سا پود بھی دیکھنے میں نہ آیا۔ تاہم بدو قربانی کے جانور بیچنے اور حجاج خریدنے میں مصروف تھے۔ جانوروں کو ذبح کرنے کا کام بھی ساتھ ہوتا جا رہا تھا۔ ہم نے بھی گیارہ ملے جلے جانور خریدے بکرے ۳۵ ریال فی راس اور دنبے ۶۵ ریال فی راس کے کچھ قربانیاں ہم نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیں اور کچھ بدو سے کروائیں ان گیارہ قربانیوں میں سے دو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (شفاہ اللہ تعالیٰ شفاءً کاملاً عاجلاً رایفاً دوسقماً) کی طرف سے کی گئیں۔

(باقی صـــ پر)

تحریک وقف جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا پیغام احباب جماعت کے نام

برادران جماعت احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"مجوزہ وعدے" "وقف جدید" کی امداد کے لئے آرہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ شاید چھ روپے سالانہ چندہ انتہائی حد ہے۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ اتنی بڑی سکیم کو چلانے کے لئے لاکھوں روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ مگر وہ تو آہستہ آہستہ ہوگا۔ سردست تو قدم بقدم چلا جائے گا۔ جیسے تحریک جدید کا کام قدم بقدم چلا ہے۔ لیکن دوستوں کی اطلاع کے لئے میں شائع کرتا ہوں کہ جس کی توفیق بارہ روپے سالانہ کی ہو۔ وہ بارہ روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ جس کو توفیق پچاس (۵۰ روپے) سالانہ دینے کی ہو وہ ۵۰/- روپے سالانہ دے سکتا ہے۔ دوستوں کو ہدایت دینے کے لئے یہ بات کافی تھی کہ میرا چندہ چھ سو شائع ہو چکا ہے۔ اور چھ سو چھ سے سو گنا زیادہ ہے پس جن کو توفیق تھی وہ ۱۲/- روپے لکھوا سکتے تھے ۲۵/- روپے لکھوا سکتے تھے ۵۰/- لکھوا سکتے تھے۔ ۱۰۰/- لکھو سکتے تھے میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے بھی زیادہ دوں۔ پہلی تحریک کے وقت میں بھی میں نے چندہ یکدم نہیں بڑھایا تھا۔ پہلے سال میں نے تین سو دیا تھا۔ اس سال گیارہ ہزار لکھوایا ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو میرا اس تحریک کا چندہ بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے اور ساری جماعت کا مل کر چھ سات لاکھ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے اور آپ کے مالوں میں برکت دے تاکہ آپ بڑھ چڑھ کر دین کے کاموں میں حصہ لیں۔ یہ بھی میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں امیر آدمی بہت زیادہ دے سکتے ہیں وہاں چھ غریب آدمی مل کر ایک ایک روپیہ ڈال کر چھ روپیہ پورے کر سکتے ہیں۔"

(خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔ ۱۳ جنوری ۱۹۵۸ء)

صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹٦۰ء

جلسہ سالانہ ۱۹٦۰ء کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائے گی اس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے۔ اس کی روشنی میں تمام لجنات اپنے اپنے ہاں نمائش کی تیاری شروع کر دیں تاکہ اس سال بھی نہایت شاندار پیمانہ پر نمائش منعقد کی جا سکے۔

۱۔ نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ ججز تمام اشیاء کو دیکھ کر ان کے اول دوم کا فیصلہ کریں گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران میں ہی انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دئے جائیں گے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دئے جائیں گے۔

۱۔ بنائی Knitting پر اول اور دوم انعام

۲۔ کروشیہ پر اول اور دوم انعام

۳۔ ہاتھ کی کڑھائی پر اول دوم انعام

۴۔ مشین کی کڑھائی پر اول اور دوم انعام

۵۔ فینسی کام پر اول اور دوم انعام

٦۔ متفرق اشیاء پر اول اور دوم انعام

۷۔ علاوہ ہاتھ سے کام بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات جلائیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔ براہ مہربانی عہدیدار اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت اس بات کا تذکرہ بھی ضرور کریں کہ وہ نمائش کے لئے کیا تیاری کر رہی ہیں

(جنرل سیکرٹری شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

عرصہ چار سال سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کو کافی اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اس لئے ان اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ممبر سے سالانہ چندہ وصول کیا جائے

براہ مہربانی تمام لجنات سالانہ کے مطابق ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ ——— اور ——— احباب جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو معلوم ہے کہ اب تک جو تبلیغ اسلام کا کام بیرونی ممالک میں سرانجام پا رہا ہے وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں جو تبلیغ جیسے اہم فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس فرض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانی درجے کے آدمیوں کو مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے تا اس کے ذریعہ سے ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور تا علوم کی نہر جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے مثلاً نہروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہ کر ضائع نہ ہو جائے اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں"

(اخبار الفضل مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء)

اس وقت جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک اور بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اب وہ اور ان کے والدین آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کے اس فرمان پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مدرسہ میں داخل کروا کر انہیں خدمت دین کے لئے تیار کروائیں

(وکیل التعلیم)

کراچی میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

غیر مسلم معززین کی تقریریں

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک محفل منعقد ہوئی۔ جماعت کراچی کے علماء کرام کے علاوہ غیر مسلم احباب نے بھی تقریریں کیں۔ جن میں جناب بہرام رستم جی پرنسپل پارسی ہائی سکول جناب روہت مہتہ (جو حال ہی میں ہندوستان سے تشریف لائے ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں) بھی شامل تھے۔

بابو اللہ داد صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ رسول مقبول نے دنیا کے سامنے ایسا نمونہ پیش کر دکھایا جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ بشیر صاحب رضوی نے جو شیعہ حضرات میں بڑے پائے کے عالم مانے جاتے ہیں اپنی تقریر میں بتایا کہ آج کراچی کی ہر گلی میں جلسہ سیرت پاک ہو رہا ہے لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلا سیرت پاک کا جلسہ ۱۹۲۸ء میں لکھنو میں امام جماعت احمدیہ کی کوششوں سے ہی ہوا تھا۔ اب چاہے جتنے بھی جلسے ہوں ان کے ثواب میں امام جماعت احمدیہ کا حصہ ضرور ہے۔

جناب روہت مہتہ نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا کہ میں دنیا کے جن ملکوں میں گیا وہاں میں نے احمدیہ جماعت کے مخلصین کو دیکھا جو دن رات لوگوں کو اسلام جیسے امن پسند مذہب کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ رسول اللہ کی زندگی تمام مردہ لوگوں کے لئے پیغام حیات ہے

(ناصر اقبال انچارج شعبہ نشر و اشاعت جماعت کراچی)

ولادت } خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سید بشارت الرحمن تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(سید فیاض حسین قائد آباد)

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم سید فیاض حسین شاہ صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

درخواست دعا۔ مکرم اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار جدید کلاتھ ہاؤس گول بازار کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز ان کا لڑکا عبد الغفار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے والدین بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت یابی اور بریت کے لئے درخواست دعا ہے

(عبد اللطیف خوشنویس محلہ دار النصر ربوہ)

میری والدہ صاحبہ کا انتقال

(بقیہ صفحہ ۴)

بحالت صغرسنی قادیان میں فوت ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی

پیغامہائے تعزیت پر شکریہ

افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ اہلیان ربوہ میں سے بہت سے دوست تعزیت کے لئے تشریف لائے اور خواتین بھی بکثرت تعزیت کے لئے تشریف لائیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ باوجود عدیم الفرصت ہونے کے تعزیت کے لئے تشریف لائیں اور دوسری جماعتوں کے بہت سے دوست بذریعہ خطوط ہمدردی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت میاں عبداللہ خانصاحب۔ اور مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے سابق صوبہ پنجاب اور مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے سابق صوبہ سرحد اور مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعتہائے ضلع لاہور اور مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعتہائے ضلع سیالکوٹ اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات اور مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری اور بہت سے دیگر ...... احباب کی طرف سے تعزیت پر مشتمل بیسیوں خطوط اس وقت تک موصول ہو چکے ہیں۔ جن میں دوستوں نے مختلف پیرایوں میں ہم سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے خطوط بطور نمونہ ادارہ الفضل کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے جو ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ باوجود بیماری کے تعزیت کا پیغام بھیجا ہے اور اس میں مندرجہ ذیل رباعی بھی لکھی ہے جو والدہ صاحبہ کی تاریخ وفات پر مشتمل ہے ؎

صحابیہ تھیں مسیح محمدی کی وہ
ہوا تھا ان سے بھی شمار اجل
جو ام شمس کی رحلت کو چاہیئے تاریخ
غروب نجمہ احمد ہوئی۔ کہا اکمل

۱۳۸۰ھ

آخر میں میں ان سب دوستوں کا جنہوں نے ملاقات کے ذریعہ یا خطوط کے ذریعہ تعزیت کی اور ہم سے ہمدردی کا اظہار فرمایا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں جزاھم اللہ فی الدارین خیراً کثیراً ہوں۔ ان کے خطوط سے جو انتہائی جذبات

ہمدردی اور اخوت و محبت پر مشتمل ہیں صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کی محبت و الفت کا احمدی جماعت میں پایا جانا انسانی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے احمدی جماعت کے دلوں میں ایسی الفت پیدا کر دی و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ؛

سفر حج بیت اللہ شریف

(بقیہ صفحہ ۵)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جانے والی قربانیوں میں سے ایک کی قیمت مکرم ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب آف عدن نے مجھے ادا فرمائی ہوئی تھی اور دوسری قربانی کی قیمت مکرم خورشید صاحب نے ادا فرمائی۔ ڈاکٹروں کی تنبیہہ کے مطابق ہم نے دوران حج گوشت کھانے سے پرہیز رکھا اس لئے قربانی کے گوشت سے بھی محرومی رہی۔ دو جانوروں کا گوشت ہمارے معلم کا کارکن لے گیا اور بقیہ ایک بدو کے حصہ میں آ گئے ؛

(باقی)

اعانت الفضل

مکرم برادرم محمد شفیع صاحب بھٹی گورنمنٹ کنٹریکٹر نے حال ہی میں میونسپل کمیٹی کوہاٹ کی سڑکوں کی تعمیرات کا ٹھیکہ لیا ہے۔ نیز انہوں نے آئندہ کے لئے خدام الاحمدیہ پشاور ڈویژن کے سالانہ اجتماع کے بیشتر اخراجات کی ادائیگی کا بھی وعدہ کیا ہے۔ اور مبلغ پانچ روپے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کی غرض سے دفتر الفضل کو بھجوائے ہیں احباب ان کے کاروبار میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد اکبر افضل مربی کوہاٹ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(تنویر شاہ ایم علی ربوہ)

دفتر الفضل سے

خط و کتابت کرتے وقت "چٹ نمبر" کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر الفضل)

پاکستان افغانستان سے سخت احتجاج کرے گا

حکومت افغانستان کی معاندانہ سرگرمیوں کے پیش نظر قبائلی سرداروں نے

اپنے دیرینہ اختلافات ختم کر دیئے

کراچی ۵ اکتوبر۔ پچھلے دنوں افغانستان کے لشکر نے باجوڑ کے پاکستانی علاقے پر جارحانہ اقدام کیا تھا۔ اور آجکل پاکستان کی سرحد کے قریب افغانستان کے فوجی دستے جن معاندانہ جھگڑوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں حکومت پاکستان ان کے بارے میں افغان حکومت کے نام شدید احتجاج بھیجنے والی ہے۔

غالب اعتماد غیر جانبدار حلقوں کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق جو افغان لشکر ڈیورنڈ لائن عبور کر کے پاکستان کے علاقے میں گھس آیا تھا اور جسے پاکستانی قبائلیوں کے ہاتھوں منہ توڑ شکست نصیب ہوئی تھی۔ اس کے چار سو کے قریب مجروح ارکان ان دنوں کابل کے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

سرحد سے معتبر ذریعوں سے جو خبریں کراچی پہنچی ہیں ان سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ حال ہی میں پاکستان کی سرحد پر افغان لشکر یا فوجی دستوں کے جو معاندانہ جھگڑے عمل میں آئے ہیں۔ ان کی وجہ سے پاکستانی قبائلیوں کی وفاداری اور ان کا اتحاد اور بھی مضبوط ہو گیا ہے۔ اب افغانستان کے خیالی منصوبے مٹی میں مل گئے ہیں اور اس کے پراپیگنڈے کا پول کھل گیا ہے۔

ایک ذمہ دار حلقے سے معلوم ہوا ہے کہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار سے جو مشترک خطرہ منڈلا رہا ہے۔ اس کے پیش نظر دو قبائلی سرداروں کی باہمی قدیم عداوت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ وہ دونوں اس خطرے کو دیکھ کر گلے مل گئے ہیں۔ اور انہوں نے متحدہ ہو کر مقابلہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک "خان خار" ہیں اور دوسرے "خان جنڈ"۔ ان دونوں نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ سرحد پار سے ہونے والے حملے کے خطرے کے پیش نظر ان کی امداد کی جائے چنانچہ (ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق) حکومت پاکستان نے ان کے لئے سکاؤٹ اور وائرلیس والے دستے مہیا [illegible] ہیں اس کے علاوہ سارے قبائلی علاقے میں اس عزم صمیم کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ دشمن کے حملے کے مقابلے کے لئے سارے قبائلی سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوں گے۔ اسی جذبے کے تحت مختلف قبیل "اتحاد و اتفاق" کے لئے عہد و پیمان کر رہے ہیں۔

ذمہ دار حلقے کہہ رہے ہیں پاکستانی قبائلیوں نے باجوڑ کی لڑائی میں بڑی بہادری دکھائی چنانچہ غیر ملکی حلقوں نے بھی اب اس کی تصدیق کر دی ہے یہ حلقے کہہ رہے ہیں کہ آزمودہ کار قبائلیوں نے نہ صرف دشمن کو پسپا کر دیا بلکہ حملہ آوروں کو سخت جانی نقصان بھی پہنچایا۔

غیر جانبدار سیاسی حلقے اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں کہ افغان وزیر اعظم نے سرحد پر افغان فوج کے معاندانہ جھگڑوں سے متعلق مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان کے بیان کو "نہایت مبالغہ آمیز" قرار دے کر دبی زبان میں سرحد پر افغان فوج کی نقل و حرکت کا اعتراف کر لیا ہے افغان وزیر اعظم نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ سب کچھ "دفاعی مقاصد" کیلئے عمل میں لایا جا رہا ہے لیکن غیر جانبدار سیاسی حلقوں نے اس دعوے کو درست تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان نے جارحانہ قسم کا کبھی کوئی اقدام نہیں کیا نہ ہی پاکستان کی فوج نے کوئی نقل و حرکت کی ہے جس سے حکومت افغانستان کے اس نوعیت کے اقدامات کے لئے وجہ جواز پیدا ہو سکے۔ قریب قریب تمام غیر جانبدار حلقے تصدیق کر رہے ہیں کہ افغان فوج نے نقل و حرکت کی تھی۔ حکومت افغانستان نے اس کے لئے نجی لاریوں اور ٹرکوں کو حاصل کیا تھا۔ افغانستان کا لشکر سرحد پر جمع ہوا تھا اور وہ چند میل تک پاکستانی علاقے میں گھس بھی گیا تھا۔ جہاں سے پاکستانی قبائلیوں نے اسے سخت نقصان کے بعد پسپا کر دیا تھا۔

ربوہ میں ہاکی کے دوستانہ مقابلے

۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز اتوار گورنمنٹ کالج لائل پور کی ہاکی ٹیم ربوہ میں دوستانہ مقابلہ کے لئے آئی۔ احمدیہ سپورٹس کلب کے ممبران نے ان کے استقبال اور قیام کا انتظام کیا۔ مہمان ٹیم نے دو میچ کھیلے اور دونوں میچوں میں ان کا پلہ بھاری رہا۔ دوران قیام مہمانوں نے صدر انجمن اور تحریک جدید کے مختلف اداروں کو بھی دلچسپی سے دیکھا۔ دوپہر کے وقت کھانے کے بعد ادبی مجلس بھی منعقد کی گئی جس میں مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر نے اپنا کلام سنایا۔ اسی روز مغرب کے بعد معزز مہمان واپس لائل پور تشریف لے گئے۔

سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب (ہاکی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ایک سے زیادہ مکانات منتقل نہیں ہو سکتے

لاہور ۴ اکتوبر۔ سیٹلمنٹ کے ادارے کے اعلان کے مطابق مہاجرین کے معاوضہ اور بحالی کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء کی رو سے دعویدار مہاجرین، غیر دعویدار مہاجرین اور مستحق مقامی اپنے قبضے کی بناء پر ایک سے زیادہ مکانات حاصل نہیں کر سکتے۔ تاہم بعض اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ جن لوگوں نے بہت سی الاٹمنٹیں کرا رکھی ہیں اب وہ ایک سے زیادہ مکانات اپنے نام منتقل کرانے کی کوشش میں مصروف ہیں سرکاری اعلان کے ذریعے ایسے لوگوں کو ان کے اپنے فائدے کے پیش نظر مشورہ دیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک سے زیادہ مکانات کی منتقلی کیلئے جو فارم پیش کر رکھے ہیں وہ انہیں واپس لے لیں۔

چترال میں موسم کی پہلی برفباری

چترال ۴ اکتوبر۔ پچھلے ہفتے چترال میں اس موسم کی پہلی برفباری ہوئی۔ برفباری کے بعد تین دن تک زبردست بارش ہوتی رہی۔ سوداری کی چوٹی پر زبردست برفباری ہوئی جس سے درجہ حرارت سینٹی گریڈ درجہ گر گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴